

واقعہ اسراء و معراج

پروفیسر علی حسن صدیقی ☆

اسراء اور معراج کا مفہوم:-

جناب رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی کا نہایت اہم واقعہ اسراء اور معراج ہے۔ "اسراء" کے معنی ہیں رات کو چلانے یا لے جانے کے۔ چونکہ آپ ﷺ کا یہ محیر العقول سفر رات کو پیش آیا تھا اس لئے اسے "اسراء" کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو اسی لفظ سے بیان فرمایا ہے سبحن الذی اسرى بعبده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا (۱) یعنی پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے اس مسجد تک جس کے ماحول کو اس نے برکت دی، تاکہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔

"معراج" کا مادہ عرج ہے، جس کے معنی ہیں اوپر چڑھنے کے چونکہ حدیث میں آپ ﷺ کا یہ بیان روایت کیا گیا ہے کہ "عرج نبی" یعنی مجھے اوپر چڑھایا گیا، اسی لیے معراج کا لفظ استعمال کیا گیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس سفر کمال کے دو حصے ہیں، ایک مسجد حرام (مکہ) سے مسجد اقصیٰ (القدس) تک اور دوسرا مسجد اقصیٰ سے ملکوت السموات تک، پہلے حصہ کو اسراء اور دوسرے حصہ کو معراج سے تعبیر کیا گیا ہے۔ غلطی سے بعض راویوں نے ان دونوں سفروں کو دو مختلف واقعات سمجھ لیا ہے جو دو مختلف موقعوں پر پیش آئے تھے، حالانکہ ایک ہی سفر کے دو حصے اور ایک ہی واقعہ کے دو جز ہیں جو ایک ہی شب میں تسلسل سے پیش آئے تھے۔ اس طرح تعدد معراج و اسراء کی روایتیں درست نہیں ہیں۔ (۱)

معارج انبیاء:

اولو العزم انبیاء علیہم السلام کو آغاز نبوت کے کسی خاص وقت اور مخصوص ساعت میں یہ منصب بلند حاصل ہوتا ہے اور اس وقت ظاہری محسوسات کی تمام مادی شرائط منسوخ کر دی جاتی ہیں اور ارض و سماء کے پوشیدہ مناظر بے حجابانہ ان کے سامنے آجاتے ہیں وہ بارگاہ خداوندی میں پیش ہوتے ہیں اور اپنے اپنے رتبہ کے مناسب مقام پر فائز ہوتے اور مقرران بارگاہ الہی میں محبوب ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اس شرف سے مشرف ہوئے۔ (۲)

معراج محمدی ﷺ

آنحضرت ﷺ سردارانِ نبیاء اور سید اولاد آدم تھے اس لیے سفرِ معراج میں آپ کو اس مقامِ اعلیٰ تک پہنچایا گیا جہاں تک اس سے پہلے کسی انسان کے قدم نہیں پہنچے تھے اور آپ ﷺ کو ان روحانی مناظر کا مشاہدہ کرایا گیا جو اب تک دوسرے مقربانِ بارگاہِ قدس کی حدِ نظر سے باہر تھے۔

معراج کا وقت اور تاریخ :-

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا معراج صرف ایک دفعہ واقع ہوئی اور جمہورِ علماء کی یہی رائے ہے۔ واقعہ معراج کی تاریخ اور سال کی تعیین میں بھی دشواری ہے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ نے لکھا ہے کہ صحیح دن اور تاریخ کا پتا لگانا نہایت مشکل ہے، تاہم تمام روایات کی تدقیق و جرح کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ

"ابتدائی راویوں کی کثیر جماعت، جن میں بعض نہایت معتبر اور ثقہ ہیں، اسی جانب ہے کہ یہ ہجرت ربیع الاول ۱ھ سے ایک سال یا ڈیڑھ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ امام بخاری نے جامع صحیح میں گو کوئی تاریخ نہیں بیان کی ہے۔ لیکن ترتیب میں واقعہ قبل ہجرت کے سب سے آخر میں اور بیعت عقبہ اور ہجرت سے متصل پہلے واقعہ معراج کو جگہ دی ہے اور ابن سعد نے بھی سیرت میں واقعہ معراج کا یہی موقع ترتیب میں رکھا ہے اس سے حدیث اور سیرت کے ان دو اماموں کا یہی منشاء ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہجرت سے کچھ ہی زمانہ پہلے خواہ وہ ایک سال ہو یا اور کچھ کم و بیش، معراج کا زمانہ متعین کرتے ہیں ہمارے نزدیک قرآن مجید سے بھی یہی مستنبط ہوتا ہے کہ معراج اور ہجرت کے بیچ میں کوئی زمانہ حائل نہ تھا بلکہ معراج درحقیقت ہجرت ہی کا اعلان تھا مہینہ کا تعیین مشکل ہے، جو لوگ ہجرت یعنی ربیع الاول ۱ھ سے ایک سال پہلے کہتے ہیں، ان کے حساب سے اگر یہ ربیع الاول ادھر شامل کر لیا جائے تو ادھر معراج کا ایک مہینہ ربیع الاخر پڑے گا اور اگر شامل نہ کیا جائے تو ربیع الاول رہے گا اور اگر عام و مشہور اور معمول بہ رجب کی تاریخ اختیار کی جائے تو ہجرت سے ایک سال سات مہینے پیشتر کا واقعہ تسلیم کرنا ہوگا"۔ (۳)

معراج کی صحیح روایات :-

چونکہ معراج کا واقعہ نہایت اہم ہے، ہماری مادی کائنات سے ماوراء اور انسانی عقل کی سرحد سے بالاتر ہے، اس لیے صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس ضمن میں صحیح روایات پر اعتماد کیا جائے اور مرسل، موقوف، منکر و ضعیف روایات سے استناد نہ کیا جائے۔ واقعہ معراج کے راویوں میں چینتالیس (۲۵) صحابہ کے نام آتے ہیں جن سے حدیث، سیرت اور تفسیر کی کتابوں میں روایتیں کی گئی ہیں۔ صحاح ستہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں معراج کا واقعہ مستقلاً بیان کیا گیا ہے جنہیں سات اکابر صحابہ نے روایت کیا ہے، لیکن واقعہ معراج کا مسلسل و مفصل بیان حضرت ابو ذر غفاریؓ حضرت مالک

بن حصصہ اور حضرت انس کا بیان سب سے جامع اور مفصل ہے۔ (۴)

معراج کے واقعات :-

انہیں مذکورہ صدر تین اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی واقعہ معراج کو نام بخاری کی روایت کے مطابق ہم بیان کرتے ہیں۔ ہم نے اس بیان کو کسی قدر اختصار سے قلم بند کیا ہے مگر ضروری تفصیلات قریب قریب سبھی آگئی ہیں یوں واقعہ معراج کے جوہری اجزاء نمایاں طور پر واضح کر دیئے گئے ہیں۔

آپ ﷺ رات کے وقت کعبہ کے مقامِ حطیم میں سونے اور جاگنے کی درمیانی حالت میں تھے کہ آپ کی خدمت میں حضرت جبرائیل حاضر ہوئے ان کے ساتھ کچھ فرشتے اور بھی تھے، انہوں نے آپ ﷺ کی بارگاہ الہی سے طلبی کا فرمان پہنچایا آپ کے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا، آپ کے سینے کو ہنسی سے پیٹ تک چاک کیا گیا، شکم مبارک کو آب زم زم سے دھو کر حکمت و ایمان سے بھر دیا گیا۔ اس کے بعد ایک سفید اور طویل جانور لایا گیا جو نچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، اس کا نام "براق" تھا۔ اس کا قدم حدنگاہ تک پڑتا تھا۔ رسول ﷺ کو اس پر سوار کرایا گیا اور آپ ﷺ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کے سفر پر روانہ ہوئے اور جبرائیل آپ کے ساتھ تھے۔ آپ کی سواری بیت المقدس پہنچی۔ آپ براق سے اترے اور مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کی۔ وہاں آپ ﷺ کے سامنے دو پیالے لائے گئے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ۔ آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ لے لیا۔ یہ دیکھ کر جبرائیل نے کہا الحمد للہ کہ خدا نے آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی یہاں سے جبرائیل نے دربانوں سے دروازہ کھلوایا اور آپ ﷺ کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوئے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب کو دیکھا جن کے دائیں بائیں بہت سی پرچھائیاں تھیں "جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتے تو ہنستے اور خوش ہوتے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو روتے اور زنجیدہ ہوتے۔ آنحضرت کے دریافت کرنے پر جناب جبرائیل نے بتایا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں، دائیں بائیں ان کی اولاد کی روئیں ہیں۔ دائیں جانب کی روئیں ان کی صالح اولاد کی ہیں اور بنتی ہیں جب وہ ان کی طرف دیکھتے ہیں تو خوش ہو کر ہنستے ہیں اور بائیں جانب کی روئیں ان کی بدکار اولاد ہیں اور یہ سب دوزخی ہیں۔ جب حضرت آدم ان کی طرف دیکھتے ہیں تو افسوس ہوتا ہے اور روتے ہیں۔ جبرائیل نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ انہیں سلام کریں، چنانچہ آپ نے سلام کیا، اور حضرت آدم علیہ السلام نے آپ کو دعائیں دیں۔ اس کے بعد جبرائیل آپ کو دوسرے آسمان پر لے گئے دربانوں نے دروازہ کھولا اور آپ اندر داخل ہوئے۔ یہاں آپ کو دو صاحبان ملے، پوچھے پر جبرائیل نے بتایا۔ یہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام ہیں۔ ان دونوں سے سلام و دعا ہوئی۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل آپ کو تیسرے آسمان پر لے گئے دربانوں نے دروازہ کھولا اور آپ اندر تشریف لے گئے۔ یہاں جن صاحب سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی وہ حضرت یوسف علیہ

السلام تھے۔ ان سے بھی سلام و دعا ہوئی اس کے بعد حضرت جبرئیل آپ ﷺ کو چوتھے آسمان پر لے گئے دربانوں نے دروازہ کھولا اور آپ ﷺ حضرت جبرئیل کے ہمراہ اندر داخل ہوئے۔ یہاں حضرت ادریس سے جبرائیل نے آپ کی ملاقات کرائی، آپ نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور خوش آمدید کہا یہاں سے حضرت جبرئیل آپ کو پانچویں آسمان پر لے گئے یہاں حضرت ہارون علیہ السلام نے آپ کو مہربانیاں دیں۔ یہاں سے آپ ﷺ کو حضرت جبرائیل چھٹے آسمان پر لے گئے آپ اندر داخل ہوئے یہاں ایک صاحب جو دروازہ نگار گندی رنگت کے تھے ملے جبرائیل نے بتایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں آپ نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں آنحضرت ﷺ ساتویں آسمان پر تشریف لے گئے یہاں بھی دربانوں نے دروازہ کھولا اندر داخل ہوئے۔ یہاں آپ نے ایک مرد بزرگ کو دیکھا جو آپ کے ہم شبیبہ تھے اور بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ کے دریافت کرنے پر حضرت جبرائیل نے بتایا کہ یہ آپ کے پدر بزرگوار حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ آپ نے انہیں سلام کیا اور پدر محترم نے دعادی، پسر بلند اختر کو خوش آمدید کہا اور اظہار مسرت کیا۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے لیے بیت المعمور کو بلند کیا گیا اور آپ کو جناب جبرئیل سدرۃ المنتہی تک لائے۔ یہ مقام نیچے سے اوپر جانے والوں کی آخری حد اور اوپر سے نیچے آنے والوں کی پہلی حد ہے۔، یہاں شان خداوندی کا ظہور اور ہر سمت جلوہ ربانی کا پرتو تھا۔ یہاں پہنچ کر حضرت جبرئیل اپنی اصلی صورت میں آپ کے سامنے نمودار ہوئے۔ پھر شاہد مستور ازل نے چہرے سے پردہ اٹھایا اور خلوت گاہ راز میں ناز و نیاز کے وہ پیغام ادا ہوئے جن کی لطافت و نزاکت الفاظ کے بوجھ کی تحمل نہیں ہو سکتی۔

اس وقت بارگاہ الہی سے آپ اور آپ کی امت پر پچاس وقت کی نماز فرض کی گئی۔ آپ ﷺ واپس ہوئے تو حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ آپ کو کیا حکم ملا۔ آپ نے فرمایا کہ پچاس وقت کی نماز فرض کی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا آپ کی امت ہر روز پچاس وقتوں کی نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی، آپ اللہ تعالیٰ سے اس میں تخفیف کرائیں۔ چنانچہ آپ نے جا کر اللہ تعالیٰ سے تخفیف کی درخواست کی۔ وہ قبول ہوئی اور تین یا پانچ بار کی درخواستوں کے بعد روزانہ پانچ وقتوں کی نماز رہ گئی بارگاہ قدس سے واپسی پر آپ ﷺ کو مقامات اعلیٰ، جنت و دوزخ کی سیر کرائی گئی۔ اور آپ کو متعدد آیات الہیہ و نشانات قدسیہ دکھائے گئے۔ اس کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا۔

آپ مسجد اقصیٰ تشریف لائے، یہاں نماز فجر کی صفیں کھڑی تھیں، چنانچہ تمام انبیاء نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ اس معراج کے سفر میں فرضیت نماز پانچ گانہ کے علاوہ آپ ﷺ کو بارگاہ الہی نے دو عطیے مرحمت فرمائے گئے۔ ایک سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں جن میں اسلام کے عقائد و ایمان کی تکمیل اور دور مصائب کے خاتمہ کی بشارت ہے۔ دوسرا عطیہ یہ ملا کہ امت محمدی میں سے ہر شخص جو شرک کا مرتکب نہ ہو وہ کرم خداوندی و مغفرت الہی سے سرفراز

ہوگا۔ ان تمام منازل کے طے کئے جانے کے بعد آپ ﷺ مسجد حرام میں صبح کے وقت بیدار ہوئے۔ (۵)

واقعہ معراج کا بیان جو سطور بالا میں پیش کیا گیا وہ صحیحین کی روایات کے مطابق ہے لیکن دوسری سیر و حدیث کی کتابوں میں جو واقعات بیان کیے گئے ہیں وہ مؤثق و معتبر نہیں ہیں بلکہ ان میں سے بعض قصے اور اضافے تو سرتاپا لغو اور باطل ہیں، اس لیے ہم نے انہیں قلم زد کر دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ صحیح روایات سے ثابت واقعہ پر دقلم کیا جائے۔

تکذیب کفار:-

خانہ کعبہ کے آس پاس روسائے قریش کی نشست رہتی تھی۔ آپ ﷺ بھی وہیں مقام حجر میں تشریف فرما تھے۔ صبح کے وقت ان سے واقعہ معراج کو بیان کیا تو ان کو سخت تعجب ہوا اور انہوں نے آپ کی تکذیب کی۔ قریش تاجر تھے۔ بیت المقدس آتے جاتے رہتے تھے۔ ان کو معلوم تھا کہ آنحضرت ﷺ کبھی بیت المقدس نہیں گئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے آپ سے بیت المقدس کے نقشے اور اس کی ہیئت کے بارے میں طرح طرح کے سوالات کرنے شروع کر دیئے، آپ نے انہیں صحیح صحیح جواب دیئے، لیکن پھر بھی انہوں نے آپ کی تصدیق نہ کی۔

حضرت ابو بکر صدیق کی شان تصدیق:

کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ کی صرف تکذیب ہی نہ کی، بلکہ وہاں سے اٹھ کر حضرت ابو بکر کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ انہوں نے سن کر کہا کہ اگر واقعی محمد ﷺ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے تو ضرور سچ ہوگا۔ میں تو روزانہ سنتا ہوں کہ آپ کے پاس آسمان سے پیغام آتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ (۴)

معراج جسمانی تھی یا روحانی:-

آخر میں اس اختلاف کا ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ معراج جسمانی تھی یا روحانی، حالت بیداری میں تھی یا عالم خواب میں جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ معراج روحانی اور عالم خواب کی کیفیت تھی ان کے دو استدلال ہیں ایک قرآن کی سورۃ الاسراء کی اس آیت سے جس کا خاص تعلق اسی واقعہ معراج سے ہے۔

وما جعلنا الرؤیا التي اريئك الا هتفة للناس (الاسراء، آیت ۶۰)

اور ہم نے جو رؤیا دکھایا، اس کو ہم نے لوگوں کے لیے صرف آزمائش بنایا ہے۔

چونکہ عربی زبان میں عام طور سے "روایہ" کے معنی "خواب" کے ہیں، اس لیے ان لوگوں کا یہ استدلال ہے کہ معراج خواب کا واقعہ تھا۔ قائلین روایہ و معراج روحانی کا دوسرا استدلال ان دو حدیثوں پر ہے جنہیں محمد بن اسحاق کے واسطے سے حضرت معاویہؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت کیا گیا ہے جس میں اس بات کی تصریح ہے کہ یہ دونوں حضرات معراج کو روحانی اور روایہ صادقہ کہتے تھے۔ مگر یہ دونوں استدلال کم زور اور بے وزن ہیں محمولہ

بالا آیت قرآنی سے متعلق صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں یہ تصریح ہے کہ اس آیت میں "روایہ" کے معنی "مشاہدہ چشم" کے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ واقعہ معراج خواب نہ تھا بلکہ آنکھوں کا مشاہدہ تھا۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

قال ہی رویا عین اریہا رسول اللہ ﷺ لما اسرى به الى بيت المقدس

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ روایہ آنکھ کا مشاہدہ تھا جو رسول اللہ ﷺ وسلم کو دکھایا گیا جب آپ کو رات کے وقت بیت المقدس لے جایا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس عربی لغت کے اساطین میں شمار ہوتے ہیں اور اس ضمن میں ان کا قول حجت ہے اس کے علاوہ عربی زبان میں اس کی متعدد مثالیں بھی موجود ہیں مثلاً مشہور شعراء راعی اور متنبی کے اشعار ہیں۔ جہاں تک معراج کے روحانی اور خواب ہونے کی تائید میں حضرت معاویہ اور حضرت عائشہ کی حدیثیں پیش کی گئی ہیں ان کے سلسلہ اسناد منقطع اور راوی مجہول ہیں اس لیے وہ درجہ استناد سے ساقط ہیں۔ (۷)

جمہور علماء محدثین و متکلمین کا مذہب یہی ہے کہ معراج جسمانی تھی اور بیداری کی حالت میں ہوئی تھی۔ بقول علامہ سید سلیمان ندوی مرحوم "میرے نزدیک معراج کے بحالت بیداری کے ثبوت کا صاف اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ کلام کا فطری قاعدہ یہ ہے کہ جب تک متکلم اپنے کلام میں یہ ظاہر نہ کر دے کہ یہ خواب تھا تو طبعاً یہی سمجھا جائے گا کہ وہ واقعہ بحالت بیداری پیش آیا۔ قرآن پاک کے ان الفاظ میں سبحان الذی اسرى بعبدہ لیلہ (پاک ہے وہ جو اپنے بندہ کو ایک رات لے گیا) میں کسی خواب کی تصریح نہیں ہے، اس طرح حضرت ابو ذر کی صحیح ترین روایت میں بھی اس کی تصریح نہیں اس لیے بلاشبہ یہ بیداری ہی کا واقعہ سمجھا جائے گا اور یہی جمہور امت کا عقیدہ ہے اور وہ بھی بحکم۔ اسی طرح صحیح احادیث میں بھی خواب کی تصریح نہیں۔ اس لیے زبان کے محاورہ عام کی بناء پر اس کو بیداری کا واقعہ سمجھا جائے گا۔ (۸)

اس کے علاوہ قرآن مجید کے الفاظ سے خود اس بات کا پتا چلتا ہے کہ "اسراء" کا یہ واقعہ بڑا خارق عادت واقعہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرت سے رونما ہوا۔ ظاہر ہے کہ خواب میں کسی شخص کا اس طرح کی چیزیں دیکھ لینا یا کشف کے طور پر دیکھنا یہ اہمیت نہیں رکھتا کہ اسے بیان کرنے کے لیے اس تمہید کی ضرورت ہو کہ تمام نقائص سے پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو یہ خواب دکھلایا یا کشف میں یہ کچھ دکھلایا۔ پھر یہ الفاظ بھی کہ ایک رات اپنے بندے کو لے گیا۔ جسمانی سفر پر صراحتاً دلالت کرتے ہیں۔ خواب کے سفر یا کشفی سفر کے لیے "لے جانے" کے الفاظ کسی طرح موزوں نہیں ہو سکتے لہذا ہمارے لیے یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ یہ محض ایک روحانی تجربہ نہ تھا، بلکہ ایک جسمانی سفر اور عینی مشاہدہ تھا، جو اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کرایا۔ (۹)

معراج سے متعلق شاہ ولی اللہ کے افکار:-

ہم اس بحث کو امام شاہ ولی اللہ دہلوی کے الفاظ پر ختم کرتے ہیں۔ شاہ صاحب محدث بھی ہیں، متکلم بھی ہیں اور صاحب باطن صوفی بھی، ان کے ہاں حال بھی ہے اور قال بھی۔

آپ ﷺ کو معراج میں مسجد اقصیٰ لے جایا گیا۔ پھر سدرۃ المنتہیٰ اور جہاں جہاں اللہ نے چاہا آپ کو لے جایا گیا اور یہ تمام جسم پاک کے لیے بیداری کی حالت میں ہوا۔ لیکن اس مقام میں جو عالم مثال اور عالم ظاہر کے درمیان ہے۔ اور جو دونوں عالموں کے احکام کا جامع ہے، اس لیے جسم پر روح کے احکام ظاہر ہوئے، اور روح پر معاملات روحانی جسم کی صورت میں نمایاں ہوئے۔ اس لیے ان واقعات میں سے ہر واقعہ کی ایک تعبیر ظاہر ہوئی اور اسی طرح کے واقعات حضرت حزقیل اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے لیے ظاہر ہوئے تھے اور اسی طرح کے واقعات اولیاء امت کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک ان کے درجہ کی بلندی مثل اس حالت کے ہوتی ہے جو روایہ میں ان کو معلوم ہوتی ہے۔ "واللہ اعلم"۔

اس کے بعد شاہ صاحب نے معراج کے مشاہدات میں سے ایک ایک کی تعبیر کی ہے۔ وہ معراج کو عالم برزخ کا واقعہ بتا کر، معراج کے تمام واقعات کی تشریح فرماتے ہیں۔ جسے ان کی مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷ میں دیکھا جاسکتا ہے، یہاں اس کے اعادہ کی گنجائش نہیں ہے۔ (۱۰)

معراج میں جو ہدایات دی گئیں:-

معراج کے سفر میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ دنیا کو جو پیغام دیا وہ اس سورہ الاسراء کی آیتوں میں محفوظ ہے۔ اس پیغام کو اس تاریخی پس منظر میں دیکھنا چاہیے یہ ہدایات ہجرت مدینہ سے ایک سال پہلے دی گئی تھیں اور انہیں اصول کے مطابق ہجرت کے بعد مدینہ میں ایک اسلامی ریاست کی تشکیل ہونی ہے اور انہیں کو حکومت الہیہ کی بنیاد بنا کر کام کرنا ہے۔ یہ اصول چودہ (۱۴) ہیں۔ ہم انہیں ترتیب وار بیان کرتے ہیں۔

- (۱) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس کے علاوہ کسی کی اطاعت نہ کی جائے
- (۲) انسانی حقوق میں سب سے اہم حق والدین کا ہے۔ اولاد کو ان کا خدمت گزار ہونا چاہیے۔
- (۳) اجتماعی زندگی میں تعاون، حق شناسی اور ہمدردی کا جذبہ کارفرما رہنا چاہیے ہر ضرورت مند دوسرے انسانوں سے مدد پانے کا حقدار ہے، ہر مسافر کی مدارات کی جائے اور ہر قرابت دار دوسرے قرابت دار کا مددگار ہو۔

(۴) لوگ اپنی دولت کو غلط طریقوں سے ضائع نہ کریں۔ عیاشی، ریا کاری اور فسق و فجور میں اسے صرف نہ کریں اور فضول خرچی سے بچیں۔

(۵) دولت کے معاملہ میں اعتماد سے کام لیں، بخل سے دولت کی گردش کو روک نہ دیں اور اسراف سے معاشی قوت کو برباد نہ کریں۔

(۶) اللہ نے رزق کا جو نظام قائم کیا ہے، آدمی اپنی تدبیروں سے اس میں دخل انداز نہ ہو۔ اللہ نے اپنے بندوں کو رزق میں مساوی نہیں رکھا ہے بلکہ ان کے درمیان فرق رکھا ہے صحیح معاشی نظام وہی ہے جو اللہ کے مقرر کردہ طریقہ سے قریب تر ہو۔

(۷) بچوں کی پیدائش اس ڈر سے روک دینا کہ کھانے والے بڑھ جائیں گے اور معاشی وسائل تنگ ہو جائیں گے، بہت بڑی غلطی ہے۔

(۸) زنا عورت اور مرد کے تعلق کی نہایت مکروہ صورت ہے۔ معاشرہ میں اس کے اسباب کا سدباب ہونا چاہیے اور اسے بند ہونا چاہیے۔

(۹) انسانی جان کو اللہ نے قابل احترام ٹھہرایا ہے، کسی کو نہ اپنی جان ضائع کرنے کا حق ہے اور نہ کسی دوسرے کی۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی یہ حرمت اسی وقت ٹوٹ سکتی ہے جبکہ اللہ ہی کا مقرر کردہ کوئی حق اس کے خلاف قائم ہو جائے۔ پھر حق قائم ہونے کے بعد بھی خوں ریزی اسی حد تک ہونی چاہیے جہاں تک حق کا تقاضا ہو۔

(۱۰) یتیموں کے حقوق کی اس وقت تک حفاظت ہونی چاہیے جب تک وہ خود اپنے معاملات کو سرانجام دینے کے قابل نہ ہو جائیں۔ ان کے مال میں کوئی ایسا تصرف نہیں ہونا چاہیے جو خود ان کے مفاد میں نہ ہو۔

(۱۱) عہد و پیمان کی پاسداری کرنی چاہیے خواہ وہ افراد کے مابین ہو یا اقوام کے درمیان۔ معاہدوں کی خلاف ورزی نہ کرنی چاہیے۔

(۱۲) ناپ تول اور پیمانے صحیح رکھے جائیں۔

(۱۳) ایسی بات کے درپے نہ ہو جس کے صحیح ہونے کا تم کو علم نہ ہو، اپنی سماعت، بینائی، نیتوں اور خیالوں کا تمہیں اللہ کے ہاں حساب دینا ہے۔

(۱۴) زمین میں جباروں اور متکبروں کی چال نہ چلو (۱۱)

دعائے ہجرت کی تلقین:

اسی سورہ الاسراء میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو وہ دعا بھی سکھائی جسے دعا ہجرت کہا جاسکتا ہے یعنی

رب ادخنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا)
اسراء، آیت (۸۰) اے نبی دعا کرو کہ مجھ کو جہاں بھی تولے جا، سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال۔ اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میرا مددگار بنا دے۔

اس دعا کی تلقین سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اب ہجرت کا وقت قریب آچکا ہے گویا واقعہ اسراء و معراج جناب رسول ﷺ کی کئی زندگی کے اختتام اور مدنی زندگی کے آغاز کا پیش خیمہ ہے۔ یہ اعلان ہے کہ قریش کی سرکشی انتہا کو پہنچ چکی ہے، تمام نصیحتیں اور رحمتیں بے سود ہو چکی ہیں انہوں نے وعدہ الہی کو وفا نہیں کیا، بت پرستی کی اور خانہ کعبہ کو بتوں کی آلائش سے نحس کر دیا ہے، اب نبی وہاں سے ہجرت کریں گے، قریش پر عذاب آئے گا، ان کا اقتدار ختم کر دیا جائے گا، تویت حرم ان سے چھین لی جائے گی، مکہ فتح ہوگا اور وہاں اسلامی تسلط قائم ہوگا۔ بتوں کی پوجا بند ہو جائے گی اور خدائے واحد کی عبادت کی جائے گی۔ (۱۲)

مقام ہجرت کا دکھایا جانا:

سفر معراج میں جناب رسول ﷺ کو آپ کا مقام ہجرت بھی دکھایا گیا ہے چنانچہ جب آپ براق پر سوار ہو کر مسجد حرام سے روانہ ہوئے تو اس سفر کی پہلی منزل یثرب (مدینہ) کا شہر تھا۔ یہاں اتر کر آپ نے نماز پڑھی، جبریل نے آپ سے کہا، اس جگہ ہجرت کر کے آپ آئیں گے۔ اس کے بعد آپ براق پر سوار ہوئے اور جبریل کے ہمراہ اگلی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔ (۱۳)

امام بخاری سے روایت میں یہ ذکر ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ "میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ایسی سرزمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت کثرت سے ہیں۔ میرا ذہن اس طرف گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ شہر یثرب" ہے (۱۴) یوں سفر معراج کے دوران اور پیام معراج کے ضمن میں آپ ﷺ کو ہجرت کی بشارت دی گئی دعا ہجرت کی تلقین کی گئی اور مقام ہجرت پہلے خواب میں اور بعد ازاں مشاہدہ چشم سے دکھایا گیا اس طور سے واقعہ معراج کئی دور کے اختتام اور مدنی دور کے آغاز کا بیان ہے۔

حواشی

- (۱) ۱۔ سید سلیمان ندوی سیرۃ النبی اعظم گڑھ دارالمصنفین ۱۳۷۱ھ ص ۴۰۳-۴۰۷ ج: ۳
- (۲) ۲۔ سورۃ الانعام: ۷۵۔ سورۃ الاعراف: ۱۳۳
- (۳) ۳۔ محمد بن سعد الطبقات الکبریٰ بیروت، دارالکتب العلمیہ ۱۹۵۷ء
- ص ۲۱۳، ۲۱۴ ج ۱۔ بلاذری، انساب الاشراف، مصدر دارالمعارف ۱۹۵۹ء ص ۲۵۵-۲۵۷ ج ۱
- (۴) ۴۔ ابن ہشام، سیرت النبی مصر، مصطفیٰ البابی الحلیبی ص ۴۱۳-۴۱۵ ج: ۳
- (۵) ۵۔ الصحیح البخاری محولہ بالا ص ۵۱، ۵۰، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۷۱، ۴۷۸، ۵۵۰، ۱۵۵۰ الصحیح المسلم محولہ بالا ۹۱، ۹۳، ۹۷
- (۶) ۶۔ الصحیح البخاری ص ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵

(۸) سیرت النبی محولہ بالاص ۳۳۳ ج: ۳

(۹) ذہنی اسرائیل: ۱۔ ابن کثیر ص ۳۱۲ ج ۳

(۱۰) شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ لاہور اسلامی اکادمی ۱۳۹۵ھ ص ۲۰۶-۲۰۷ ج: ۲

(۱۱) ذہنی اسرائیل: ۲۲، ۳۹ سیرت النبی محولہ بالاص ۳۶۷-۳۷۲ ج: ۳، ابوالاعلیٰ مودودی، سیرت سرور عالم لاہور۔

اسلاک پبلیکیشنز ۱۹۷۸ء ص ۶۶۲-۶۶۷ ج: ۲، تفہیم القرآن لاہور مکتبہ تعمیر انسانیت ص ۶۰۸-۶۱۷ ج: ۲

(۱۲) ابوعیسیٰ ترمذی، جامع الترمذی، جامع الترمذی کراچی اصح المطابع سن۔ ص ۳۳۸۔

(۱۳) ابوعبدالرحمان احمد النسائی، سنن النسائی دہلی مطبعہ مجبائی ۱۳۱۵ھ ص ۷۸ ج: ۱

(۱۴) اصح البخاری ص ۵۵۱، ۵۵۳ ج: ۱، محولہ بالا